



سوال

(39) ہندوستان میں خصوصاً دکن اور علاقہ مدراس میں کئی جگہ جہاں موئے مبارک آل حضرت ﷺ موجود ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہندوستان میں خصوصاً دکن اور علاقہ مدراس میں کئی جگہ آثار شریف ہیں۔ جہاں موئے مبارک آل حضرت ﷺ موجود ہے۔ اس کو لوگ ہر سال باقاعدہ نکلتے ہیں اور اس کی بہت تعظیم و تکریم کرتے ہیں۔ زید کتا ہے کہ جس جگہ موئے مبارک موجود ہو وہاں ابرسایہ گلن ہوتا ہے اور اس کے گہروالوں کو کوئی تکلیف نہیں پہنچی اور مریض شفا یاب ہوتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ آیا اس کو موئے مبارک سمجھیں؟ اور اس کی تعظیم کرنی چاہیے یا نہیں؟ اس کی نمائش جائز ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جب تک صحیح طریقہ پر موئے مبارک آل حضرت ﷺ کا ہونا ثابت نہ ہو جائے اُن بالوں کو موئے مبارک نبوی سبحنا انتہائی سادہ لوحی ہے۔ خواہ وہ ہندوستان میں ہو یا دنیا کے کسی اور حصے میں۔ خدا جانے ان گدی اور سجادہ نشینوں نے اپنی دکان کو سجانے اور ہر جگہ کے لیے کتنی جگہ یہ ڈھونگ کھڑا کر رکھا ہے۔ بالفرض اگر ان آثار کا شمار نبی ﷺ ہونا ثابت ہو جائے تو بھی ایسی نمائش اور ایسی تعظیم و تکریم جو تعبد کی حد تک پہنچ جائے قطعاً ناجائز ہے۔ زید کا یہ کہنا کہ ایسی جگہ ابرسایہ گلن ہوتا ہے اور اس کے گہروالوں کو تکلیف نہیں پہنچی بے اصل بات ہے۔ ان کے ذریعہ استئثنا بھی محل تاہل ہے۔

حضرت اسماعیل بن عبد اللہ عنہما کی حدیث جس میں جبہ نبوی ﷺ کا ان الفاظ میں ذکر ہے: "کان النبی ﷺ فحن نغسلہا للمرضی نستشفى بها،، (مسلم کتاب اللباس باب تحريم استعمال اثناء الذہب والفضة علی الرجال والنساء - (2069/3/1641). اس کے متعلق علامہ امیر بیانی رحمۃ اللہ علیہ سبیل السلام 2/119 میں فرماتے ہیں "فیہ الاستشفاء بآثارہ ﷺ وبالا بس جسده الشریف، کذا قیل، الا انہ لا یمنیٰ انہ فعل الصحابہ لا دلیل فیہ،، انتہی۔ تبرک بآثار الصالحین کا یہ معنی نہیں ہے کہ ان آثار کی ایسی تعظیم و تکریم کی جائے اور ایسا طریقہ اختیار کیا جائے، جو تعبد کی حد تک پہنچ جائے اور مفضی الی الشکر ہو۔ (مصباح بستی محرم 1373ھ)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری



مجلس البحث والدراسات
الاسلامية
محدث فتوى

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 118

محدث فتویٰ